انتہا پسندی کی لہر کو روکنے اور اتحاد بین المسلمین کے فروغ کے لئے حکومت کو علماء کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔علماء کرام کی تجاویز اور آراء اتحاد بین المسلمین اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے''۔

اس سلسلہ میں ایک اور اجلاس بعنوان ''اتحاد بین المسلمین'' مورخہ یکم جولائی 2009ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوا۔جس میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے نمائندگان، دیگر جید علماء کرام اور صوبائی وزراء نے شرکت کی۔اجلاس میں ملک کی موجودہ صورت حال پر تفصیلی غور وخوض ہوا اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد اتفاق رائے سے درج ذیل مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا:

(1) ''توحید'' ملت اسلامیہ کے عقائد کا مرکزی نقطہ اور فکر وعمل کی اولین اساس ہے۔یہ نکتہ تمام اسلامی عقائد و اعمال اور جملہ اسلامی تعلیمات کے لئے اصل الاصول کا درجہ رکھتا ہے۔یہی عقیدہ عالم کفر وطاغوت کے مقابلے میں ہماری ایمانی قوت کا سر چشمہ ہے۔جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادات میں کسی طور پر بھی شرک کا ارتکاب ظلم عظیم ہے۔

(2) خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان اور آپ کی ذات اقدس کی محبت واطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت، ہمارے دینی تشخص، اجتماعی بقاء اور ملی استحکام کی بنیاد ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین ہمارے ایمان کا ناگزیر جزو ہے۔تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بالواسطہ یا بلا واسطہ صراحۃً یا کنایۃً ادنیٰ گستاخی کا مرتکب بھی کافر، مرتد اور واجب القتل ہے۔

(3) ملت اسلامیہ کا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے کہ قرآن کریم قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے آخری اور مکمل ضابطہ حیات، سرچشمہ ہدایت اور واجب الاطاعت ہے۔اس پر کامل یقین، ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاودانی معجزہ ہے۔اس کتاب الٰہی پر دین وملت کی اساس قائم ہے۔یہ سورہ فاتحہ سے والناس تک ہر قسم کی کمی بیشی اور تحریف سے ہمیشہ محفوظ رہا ہے اور رہے گا۔کیونکہ باری تعالیٰ نے'' انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ''فرما کر خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا شخص خارج از اسلام ہے۔

(4) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین اور امہات المومنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب واحترام اور تعظیم وتکریم پوری امت مسلمہ کے لئے واجب ہے،اور ہر ایسا قول وعمل جس سے ان

کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تنقیص واہانت کا پہلو نکلتا ہے، حرام ہے۔

(5) حب اہل بیت کرام وائمہ اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین اساس ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جز ولاینفک ہے۔ان ذوات مقدسہ کا ادب واحترام واجب ہے۔اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد رکھنے والا ایمان سے محروم اور خارج از اسلام ہے۔ ہر ایسا قول وفعل جس سے ان کی بالواسطہ یا بلاواسطہ تنقیص و اہانت کا پہلو نکلتا ہے، صریحاً ضلالت وگمراہی ہے۔

(6) جملہ محدثین، ائمہ ومجتہدین امت، اولیائے کرام، صلحائے عظام اور بزرگان دین جن کی مساعی جمیلہ اور توسط سے ہم تک ایمان واسلام پہنچا ہے، ان کا ادب واحترام واجب ہے۔

(7) ملک میں مذہبی منافرت اور دہشت گردی کی پرزور مذمت کی جاتی ہے اور اپیل کی جاتی ہے کہ ایسے اشخاص جوامت اسلامیہ کا بے جا خون بہار ہے ہیں، ان کا فی الفور محاسبہ کیا جائے، تاکہ وطن عزیز میں امن واستحکام کی فضاء قائم ہو سکے۔

(8) مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی یکجہتی، سالمیت اور امن وامان ان کی اولین ترجیح ہے۔ہم پاکستان میں ہر قسم کی دہشت گردی، قتل وغارت، فساد اور خودکش حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں، اسے اسلام اور انسانیت کے خلاف قرار دیتے ہیں۔اسلام میں ایسے تمام اقدامات حرام ہیں۔ہم اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی خودمختاری کا احترام کیا جائے اور پاکستان کی زمینی، فضائی اور بحری سرحدات کے تقدس کا احترام کیا جائے۔علماء کرام نے قرار دیا کہ پاکستان میں اس وقت سنی شیعہ مسلکی تصادم اور محاذ آرائی کی کوئی صورت حال نہیں ہے۔اس لئے کرم ایجنسی، پارہ چنار، ڈی آئی خان اور دیگر علاقوں میں تصادم ختم کیا جائے اور تمام مسالک کے لوگ ایک دوسرے کے لئے جیو اور جینے دو کی پالیسی پر عمل پیرا ہوں اور اس علاقے میں امن وامان کے قیام کے لئے حکومت اپنی آئینی، قانونی اور شرعی ذمہ داری پوری کرے۔

اجلاس میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملی اور قومی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا، ان کی مغفرت کے لئے دعا اور فاتحہ خوانی کی گئی اور قرار دیا گیا کہ ان کی شہادت اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی کارستانی ہے۔اجلاس میں مطالبہ کیا کہ جن عناصر نے ان کے قتل کا منصوبہ بنایا، قاتل کی ذہن سازی کی، تکنیک اور محفوظ ٹھکانہ فراہم کیا، اسلام اور ملک دشمنوں کے اس سارے سلسلے کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔علماء کرام نے اتفاق رائے سے خودکش حملوں، پاکستان کے اندر دہشت گردی کی ہر کارروائی کو اسلام، پاکستان اور انسانیت کے خلاف قرار دیا اور پاکستان کی آزادی اور خودمختاری کے منافی قرار دیا۔

(9) پاکستان اس وقت تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، اسلام اور ملک دشمن قوتیں مختلف مسالک کو آپس میں لڑا کر پاکستان کو کمزور اور غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں۔ ان ملک دشمن سازشوں کا متحد ہو کر مقابلہ کیا جائے گا۔

(10) جو ملکی ادارے پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ہم ان کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ آپریشن کو ملک دشمنوں تک محدود رکھا جائے اور بے گناہ لوگوں کو محفوظ رکھا جائے اور آپریشن کو کم از کم وقت میں مکمل کیا جائے۔

(11) مولانا سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے المناک سانحہ کے ذمہ داروں کی مذمت کرتے ہیں۔

اجلاس میں درج ذیل علماء کرام وحکومتی نمائندگان نے شرکت فرمائی۔

محترم جناب سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ، محترم جناب راجہ اشفاق سرور صاحب مشیر برائے وزیر اعلیٰ، محترم جناب صاحبزادہ فضل کریم صاحب چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم، حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی صاحب مدظلہم، حضرت مولانا امجد خان صاحب مدظلہم، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہم، حضرت مولانا پیر محمد افضل قادری صاحب زیدمجدہم، محترم جناب سید محفوظ مشہدی صاحب، محترم جناب سید محمد صفدر شاہ صاحب، حضرت مولانا غلام محمد صاحب سیالوی صاحب زیدمجدہم، محترم جناب محمود حسین شیخ ہاشمی صاحب، حضرت مولانا محمد شریف رضوی صاحب زیدمجدہم، حضرت مولانا رشید میاں صاحب زیدمجدہم، حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی صاحب زیدمجدہم، محترم جناب قاضی آفاق حسین صاحب سیکرٹری اوقاف پنجاب۔

2015ء میں وفاقی وزیر داخلہ جناب چوہدری نثار علی خان صاحب نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ نوے فیصد مدارس صحیح ہیں اور صرف دس فیصد مشتبہ ہیں یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اتحاد تنظیمات مدارس کی جانب سے متفقہ طور پر اس بیان کو خلاف واقعہ قرار دیتے ہوئے احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ سیکرٹری جنرل اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب مدظلہم نے مورخہ 10 جنوری 2015ء کو وفاقی وزارت مذہبی امور کو تحریر کیا کہ:

> "30 دسمبر 2014ء وزیر مذہبی امور جناب سردار محمد یوسف صاحب کی صدارت میں اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا اجلاس وزارت کے کمیٹی روم میں منعقد ہوا تھا، اس میں ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے یہ کہا تھا کہ: ہم اس بات کا عہد کرتے

ہیں کہ اگر کسی مدرسہ کے بارے میں حکومت کی جانب سے ناپسندیدہ سرگرمیوں کی اطلاع وشواہد کے ساتھ موصول ہوئی، تو حکومت اس کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کرسکتی ہے اور جس تنظیم کے ساتھ ایسا مدرسہ ملحق ہے، وہ تادیبی کارروائی کرتے ہوئے اس کی رکنیت اور الحاق منسوخ کردے گی''

یہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی رکن پانچوں تنظیمات کا ہمیشہ سے متفقہ موقف رہا ہے۔لہٰذا اس طرح مبہم انداز میں تمام دینی مدارس کو طعن وتشنیع اور تنقید کا ہدف بنانا درست نہیں ہے۔جن مدارس کے بارے میں حکومت کے پاس ثبوت اور شواہد ہوں، ان کی فہرست اور تفصیلات جاری کردیں۔لیکن وزیر داخلہ کا مذکورہ بالا بیان کسی طور پر قابل قبول نہیں ہے، خواہ ان کی فیصد تعداد کچھ بھی بتائی جائے، کیونکہ اس کا مشارالیہ تو کسی کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

اتحاد تنظیمات مدارس کے تحفظات:

وزیر داخلہ کے بیان کے تناظر میں ''اتحاد تنظیمات مدارس کے تحفظات'' کے عنوان سے ایک اہم یادداشت حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم ترجمان اتحاد تنظیمات مدارس وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے پیش کی گئی جو کہ حسب ذیل ہے:

(1) قومی ایکشن پلان سے مدارس کو خارج کیا جائے۔

(2) حکومت کی طرف سے قومی اخبارات میں دہشت گردی کی اطلاع کے حوالے سے جو اشتہارات شائع ہو رہے ہیں، ان اشتہارات سے مدارس کو نکالا جائے۔

(3) مدارس کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں حکومت کی طرف سے رکاوٹ وتاخیر ہے نہ کہ مدارس کی طرف سے۔2004ء اور 2005ء میں رجسٹریشن کے قانون وطریقہ کار پر حکومت اور اتحاد تنظیمات مدارس کے درمیان طے پانے والے معاہدے کی پابندی کی جائے، اس معاہدے کی خلاف ورزی حکومت کی طرف سے ہورہی ہے مدارس کی طرف سے نہیں۔

(4) وزیر اعظم اپنے اعلان کے مطابق جلد از جلد اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین کا اجلاس بلائیں اور مدارس سے متعلق امور پر ان سے مشاورت کریں اور انہیں اعتماد میں لیں۔

(5) بینکوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ مدارس کے اکاؤنٹ کھولیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی لیت ولعل سے کام نہ لیں۔(بقیہ صفحہ:۵۷)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس

دینی مدارس کے مسائل پر غور وخوض، اہم فیصلے اور مطالبات

☆......"وفاق المدارس" نے چیریٹی بل کو یکسر مسترد کر دیا

☆......ملک گیر مہم شروع کرنے کا اعلان، صوبوں، ڈویژنز اور اضلاع کی سطح پر کنونشن منعقد کیے جائیں گے

☆......وفاق المدارس کو ایگزامنر یونیورسٹی (Examiner university) یا خود مختار تعلیمی وامتحانی بورڈ کا درجہ دیا جائے

☆......دینی مدارس کی رجسٹریشن اور دیگر تمام امور کو وزارت تعلیم کے سپرد کیا جائے

☆......قربانی کی کھالیں جمع کرنے پر پابندی، این او سی کی شرط اور کھالیں جمع کرنے کی پاداش میں دینی مدارس کے ذمہ داران کو سنائی جانے والی سزاؤں، جرمانے اور دیگر اقدامات کے خلاف وفاق المدارس کا عدالت سے رجوع کرنے کا فیصلہ

☆......میٹرک تک یکساں نصاب تعلیم نافذ کرنے، چھٹی (6th) تک ناظرہ قرآن کریم اور انٹرمیڈیٹ (بارہویں) تک ترجمہ قرآن کریم مکمل کرنے کے قانون پر عملدرآمد کیا جائے

☆......کوائف طلبی کے نام پر مدارس کو ہراساں کرنے کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے

☆......دینی مدارس کے نمائندہ وفاقوں کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی بھی یکطرفہ فیصلہ قابل نہیں ہوگا

☆......عربی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے اور سپریم کورٹ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے نیز "اُردو کو حقیقی معنوں میں قومی زبان کا درجہ دے کر ذریعہ تعلیم بنایا جائے

پاکستان کے دینی مدارس وجامعات کے سب سے بڑے اور قدیم تعلیمی وامتحانی بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کا دوروزہ غیر معمولی اجلاس ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر ۲۰۱۸ء کو جامعہ دار العلوم کراچی میں صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں وفاق المدارس کے نائب صدور حضرت مولانا انوار الحق، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، ناظم اعلیٰ وفاق حضرت